

ABSTRACT

کیا حضرت عیسی واپس آئیں گے؟کیا وہ پہلے سے وفات پاچکے؟ قرآن کیا کہتا ہے؟ غامدی صاحب کا موقف کیا درست ہے؟

کیا حضرت عیسیٰؑ دوبارہ واپس آئیں گے؟

اللہ کی قدرت

یہ آخری والی دلیل **"اللہ کی قدرت"**

کائونٹ نہیں ہوتی۔ انکا واپس نہ آنے کے دلائل میں۔

اللہ کا قدرت ۔۔۔ والا سوال ہی نہیں۔

پھر اللہ کی قدرت اگر ایک سائیڈ سے آپ دیکھ رہے تو اسے دوسری سائیڈ سے بھی دیکھنا چاہیے۔۔

اللہ کی قدرت دونوں طرفاں یکساں ہے۔

وہ چاہے تو مردوں کو زندہ کرے، وہ چاہے تو زندوں کو موت دے دے۔

باقی اس سے پہلے والی دلائل جو **"احادیث"** سے دیے گئے وہ قابلِ غور ہیں۔۔

پر، بات وہی ہے۔۔ وہ سب احادیث ہیں!

قرآن کو قرآن سے سمجھنے کے لیے۔۔ سب سے پہلے ۔۔۔ قرآن میں سے دلیل ہونی چاہیے۔

آیا وہ واپس آئیں گے؟

یا وہ واپس نہیں آئیں گے؟

ٹیکنیکلی دیکھا جائے تو **نبوت کے خاتمہ** کے بعد ایک **"نبی"** کا پھر سے واپس آنا۔۔ شکوک ضرور پیدا کرتا۔ چلوں مان لیں۔۔ وہ امتی بن کر آئیں گے۔ پر نبی تو نبی ہے۔

اب "نبی" امتی کیسے **"بنتا"** ہے، جبکہ دنیا جانتی ہے وہ نبی و رسول تھا اور ہے۔ یعنی ایک بار ٹائیٹل ملنے کے بعد جبتک اللہ خود نہ ان سے وہ لقب چھین لے، تب تک تو وہ۔

لیکن ہاں یہ گنجائش نکلتی ہے کہ لفظ "خاتم النبین" سے یہ تو کلیئر ہوتا ہے کہ رسول ارکمﷺ آخری نبی/ رسول ہیں۔ پر یہ بات اپنی جگہ ہے کہ پرانا نبی دوبارہ لوٹ کر آسکتا ہے، یعنی "خاتم النبین" سے یہ کلیئر ہوتا ہے کہ اب کوئی "نیا نبی" نہیں آئے گا۔ نبوت کو مہر لگ گئی، پر استثائی طور پر کوئی پہلے کا نبی لوٹ آئے یہ الگ بات ہے۔

دوسرا یہ سوال کہ، قرآن کا مدعا ہے۔ کہ **"قیامت اچانک آئے گی"**

لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً سورة الاعراف، آیت نمبر: 187

ترجمہ" :وہ تم پر نہیں آئے گی مگر اچانک۔"

اب اگر حضرت عیسیٰ علیہ اسلام واپس آگئے تو وہ خود **"قیامت کی بڑی نشانی"** بن کر آئیں گے

تو کیا۔۔۔ "قیامت اچانک آئے گی" کے زمرہ میں یہ بات آتی ہے؟

جواب: حضرت عیسیٰ کا واپس آنا "قربتِ قیامت" کی تو نشاندہی کرتا ہے پر ان کے آنے کے بعد بھی ایک عرصہ دنیا چلے گی۔ ان کے آنے سے توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوگا۔

اور پھر ایک عرصہ بعد جب قیامت آئے گی تو وہ "اچانک آئے گی"

تیسرا سوال: **"کیا شیطان مر چکا"؟۔**

قرآن کی آیات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ نے اسے "وقتِ معلوم" تک کی مہلت دی ہے؟ (قیامت تک کی نہیں)

غامدی صاحب کے کے بقول تو شیطان مر چکا!

Great Power Comes with Great Responsibility کے اصول کے تحت،

اگر شیطان مر چکا تو۔۔ حضرت عیسیٰ کا واپس آنا بھی **بے حکمت** ہے۔ یعنی انکا پھر واپس آنا ضروری نہیں بنتا۔

پر اگر شیطان زندہ ہیں تو۔۔۔ عین ممکن ہے وہ بھی واپس آئیں۔

پر یہ کیسے پتہ چلے کہ شیطان زندہ ہے یا مرچکا؟؟؟

ویسے دنیا کو اللہ تعالیٰ نے (ایسا نظر آرہا کہ جیسے) ایک عرصہ دراز سے **اپنے حال پر چھوڑ دیا ہے۔** تاکہ یہ حجت بھی تمام کی جاسکے کہ اگر **"انسان"** کو **"آزاد"** چھوڑ دیا جائے، نہ اُس

پر "ہدایت" کی طرف سے کوئی نبی آرہا ہو، نہ اس پر "گمراہی" کی طرف سے کوئی "شیطان" آرہا ہو۔۔ تو پھر انسان کیا کرتا ہے؟

اور اس طرح انسان کو اپنایہ چہرہ بھی دکھا دیا گیا کہ "شیطان کا وجود لازم" نہ تھا، تم خود اپنے نفس و خواہشات ہی کی وجہ سے آزمائش میں تھے۔ (شیطان تو بونس میں آگیا تھا)

تو اس سے محسوس ہوتا جیسے۔۔ شیطان کہیں واقعی میں مرچکا ہے، اور پھر اس مناسبت سے حضرت عیسیٰ کا واپس آنا بھی لازمی نہیں بنتا۔

(جب ولِن ہی نہیں تو "ہیرو" کی پھر کیا ضرورت)

پر دنیا کو دیکھتے ہوئے۔ دنیا کے قومیں آج جس پیٹرن پر گمراہ ہورہی ہیں۔ یہ وہی پیٹرن ہے جس پر پچھلی امتیں گمراہی ہوتی رہی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ شیطان (مرا نہیں) زندہ ہے، اور اب بھی وہی حربہ استعمال کر رہا ہے جو یہ شروع سے کرتا آیا ہے۔

پر again، سوال پر سوال، کیا یہ ممکن ہے کہ سارے گمراہ لوگ ایک ہی طرح سوچتے ہوں؟ واللہ اعلم ۔

أَتَوَاصَوْا بِهِۦ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ (سورۃ الذاریات، آیت نمبر: 53)

ترجمہ" :کیا یہ ایک دوسرے کو اسی (بات) کی وصیت کر گئے ہیں؟ بلکہ یہ سب سرکش لوگ ہیں۔ "۔

بہرحال یہ کچھ "فلاسافیانہ" باتیں تھی۔
اب۔۔ "**قرآن**" پر آتے ہیں۔

(ایک ویڈیو کے ضمن میں اس ٹاپک پر میری گفتگو ہوئی غامدی صاحب کے "شاگرد" سے۔

اس گفتگو کو اسی انداز سے نیچے پیش کیا جاتا ہے۔ کچھ ایکسٹرا کمنٹس کے ساتھ)

@Adnansamadmusic

3 weeks ago

سورة المائدہ(5:116–117)

آیت 116 : "اور (وہ وقت یاد کرو) جب اللہ فرمائے گا" :اے عیسیٰ ابنِ مریم! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو معبود بنا لو؟ "**وہ عرض کریں گے: "تو پاک ہے! میرے لیے یہ کیسے ممکن تھا کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوتا تو تجھے ضرور معلوم ہوتا۔** تو میرے دل کی بات جانتا ہے اور میں تیرے علم کی بات نہیں جانتا۔ بے شک تو ہی غیبوں کا خوب جاننے والا ہے۔"

آیت 117 ":**میں نے تو ان سے وہی کہا تھا** جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو، جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ **اور میں ان پر گواہ تھا جب تک میں ان میں رہا، پھر جب تُو نے مجھے اٹھا لیا تو تُو ہی ان پر نگہبان تھا، اور تُو ہر چیز پر گواہ ہے۔**

"یہی وہ حصہ ہے جس میں حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں کہ" :جب تُو نے مجھے اٹھا **لیا تو مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے میرے بعد کیا کیا"**

"میں تو ابھی ہوکر آیا ہوں، اور **مجھے تو پتہ ہی نہیں** کہ وہ کیا کرتے رہے۔"
(غامدی)

- 🖉 بنیادی طور پر غامدی صاحب کا بھی۔۔۔ موقف کہ (وہ نہیں آئیں گے) انہیں دو آیات کی بنا پر ہے۔
- 🖉 اب یہ گنجائش اپنی جگہ باقی ہے کہ یہ سوال ۔۔۔ اُس دور کے حوالے سے ہو جو لمبا دور تھا جب لوگ عیسائیت کو لے کر گمراہ ہوگئے تھے۔ یعنی ہزاروں سالوں کا دور۔

پر جب وہ واپس آئے تو ۔۔۔ سب "عیسائی" "مسلمان" ہوگئے تو یہ معاملہ الگ رہا۔

- 🖉 پر خیر ، اس آیت کی فہم میں ایک دوسری بہت بڑی غلطی غامدی صاحب سے ہورہی ہے، یہ "گفتگو" میں آخر میں ذہن میں آئی، جو بات ہی ختم کردیتی ہے۔

(پر گفتگو کو پہلے اُسی انداز سے آگے بڑھاتے ہیں، اور اس کلیدی بات کو فی الوقت بونس کے طور پر پہلے بیان کردیتے)

کہ:

🤯 (aha)

ان آیات میں حضرت عیسیٰؑ نے کہیں بھی نہیں کہا کہ **"مجھے پتہ ہی نہیں"**

وہ "معلوم" ہونے یا نا ہونے کی بات ہی نہیں کر رہے۔
وہ صرف اپنے "دعوت" کی دلیل دے رہے کہ "میں نے ان کو کیا پیغام دیا۔"

(بعد میں انہوں نے "کیا سمجھ لیا" اس سے میرا واسطہ نہیں)

وہ فرما رہے: "میں نے انہیں یہ نہیں کہا تھا کہ مجھے "رب" بنا لو "

یہ نا میں نے ان کو "تب" کہا تھا جب پیدا ہوا تھا۔۔ اور نہ تب کہا تھا جب دوبارا بھیجا گیا۔۔ یہ بات میں نے ان سے کبھی کہی ہی نہیں۔۔۔ کہی ہوتی تو آپ کو معلوم ہوتی۔

✏️ اس لیے جس "پتہ" کی بات پر غامدی صاحب دلیل بنا رہے، وہ "پتہ" یہاں ہے ہی نہیں۔ یہ پتہ کی بات نہیں، بلکہ ۔۔۔ اُس دعوتِ تبلیغ کی بات ہے۔

❓ سر آپ نے جو فرمایا ہے یہ اصل میں آپ جو پورا مدعا فرما رہے ہیں یہ اس لیے غلط ہو جاتا ہے کہ سوال قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں اور جو لوگ یہ یقین کرتے ہیں کہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ واپس آئیں گے اور صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، یعنی ٹرنیٹی کو ختم کر دیں گے تو جب یہ سارا کام کر لیں گے اور جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس واپس آ جائیں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سوال کر لیں گے کہ کیا تم نے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو بھی الہٰ بنا لو تو

وہ کہیں گے جب میں ان میں تھا تو میں نگہبان تھا لیکن جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو مجھے نہیں پتا کہ انہوں نے کیا کیا یعنی کہ ان کو یہ بھی نہیں پتا کہ مجھے خدا بنا لیا گیا آپ یہ فرما رہے ہیں کہ یہ سوال اس دور کے بیچ کا ہے تو یہ تو پوسیبل ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ جب وہ واپس آ گئے تو ان کو پتہ چل گیا کہ ٹرنیٹی کیا ہے اور انہوں نے میرے ساتھ کیا کیا مجھے خدا بنا لیا تو بات پھر وہی ہوتی ہے کہ قرآن اپنے الفاظ میں اپنے مدعا میں اپنے کانٹیکسٹ میں بالکل واضح ہے ہمارے ساتھ یہ پرابلم ہوئی ہے کہ ہم نے روایتوں کے جب اتنی ساری روایتیں آ گئیں ان کی بیس پہ ہم نے پھر قرآن کو سمجھنے کی کوشش کری تو جو الفاظ قرآن کے تھے اگر اس کو ہم چاہے جتنا بھی بدل دیں لیکن معنے تو وہی رہیں گے تو قرآن اپنی جگہ کلیئر ہے کہ حضرت عیسیٰ کو کچھ نہیں پتا، آخر تک نہیں پتا قیامت والے دن سوال ہوگا کہ تم نے کہا تھا تو بولیں گے مجھے تو پتا ہی نہیں کہ انہوں نے کیا کیا اصولاً تو پھر ان کو یہ کہنا چاہیے تھا کہ اے میرے رب مجھے تو نہیں پتا تھا جب تو نے مجھے اٹھا لیا آخر تک نہیں پتا تھا لیکن جب تو نے مجھے دوبارہ بھیج دیا تب مجھے پتہ چل گیا تھا کہ انہوں نے میرے ساتھ کیا کیا میرے بعد انہوں نے مجھے ہی خدا بنا لیا اسی لیے تو میں نے صلیب کو توڑا ہے اور واپس آ کے سارے کام کر کے آیا ہوں، صحیح ہے.

احادیث کی بات کریں تو --- ان کی "**تفصیلات**" غلط ہوسکتی ہیں۔ مطلب، ہم سب جانتے ہیں کہ ، احادیث میں بہت چیزیں مکس ہوگئی ہیں۔ اب ممکن ہے حدیث کا یہ پارٹ درست ہے کہ **"وہ واپس آئیں گے۔"**پر یہ پارٹ غلط ہو کہ وہ صلیب توڑیں گے اور خنزیر قتل کریں گے۔ وغیرہ۔) ویسے بھی صلیب اور خنزیر قتل کی منطق سمجھ نہیں آتی، کوئی ایک صلیب اور ایک خنزیر تو نہیں ہے جو وہ توڑیں گے۔ دنیا میں اُس وقت پتہ نہیں کتنے لاکھوں کروڑوں صلیب خنزیر ہوسکتے؟

اور اگر یہ ایک میٹافر کے طور پر لیں، ایک تمثیل ہے تو پھر بات پھر بدل جاتی۔

(یعنی ممکن ہے۔ صلیب توڑنے سے ٹرنٹی کا خاتمہ، اور خنزیر قتل سے طاغوتی نظام ممکنا "چرچ سسٹم" کا خاتمہ)

خیر آب آتے ہیں---

اس قرآن کی ایک اور آیت پر۔۔ ایک نہیں دو آیات ہیں۔

"وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ (3:46)

"ترجمہ: "اور وہ لوگوں سے بات کرے گا پالنے (جھولے) میں بھی اور پکی عمر (بڑھاپے) میں بھی اور وہ نیکوکاروں میں سے ہوگ۔

بچپنے/پنگھوڑے/جھولے/گود/مهد میں تو انکا بات کرنا **معجزہ** تھا۔ تو کیا "بڑھاپے" میں بات کرنا بھی انکا **معجزہ** ہوگا؟؟

کیوں کہ آیت میں دونوں عمریں ایک ساتھ بیان ہوئی ہیں۔ ایک میں تو حکمت ہے۔ دوسری میں کیا حکمت ہے؟؟؟ (بڑھاپے میں تو ہر کوئی بات کرتا!!) ۔

مشہور قول کےبنا پر 30 سال کی عمر میں انہوں نے نبوت کا اعلان کیا تھا۔

پھر 33 سال کی عمر میں **"اٹھا لیے گئے"**۔ کیا یہ 33 سال **"کھلا/بڑھاپا"** میں کائونٹ ہوتا ہے؟

یا وہ عمر (بڑھاپا) ابھی آنا باقی ہے؟!

دوسری سب سے خطرناک آیات۔

سورہ زخرف، آیت 61 **وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ** ٦١

"اور وہ (یعنی ابن مریم) دراصل قیامت کی ایک نشانی ہے ، پس تم اس میں شک نہ کرو اور میری بات مان لو ، یہی سیدھا راستہ ہے۔"

"قیامت کی نشانی" ۔۔ کیا مطلب؟؟؟

عربی متن میں۔۔لفظ عیسی/ یا ابن مریم نہیں لکھا۔۔۔ ضمیر آئی ہے **"ہ"** کی۔۔۔ پر سیاق سباق سے۔۔۔ 99٪ خیال یہی ہے کہ اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مراد ہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں جانا چاہیے۔۔ اور دیکھنا چاہیے۔۔ قیامت کی نشانی سے کیا مراد؟

یہ آیت اگر سمجھ میں آجائے تو شاید۔۔ دودھ کا دادھ پانی کا پانی ہوجائے۔

❓ @Adnansamadmusic

3 weeks ago

جہاں تک حضرت عیسیٰ قیامت کی نشانی ہیں تو وہ تو صاف لکھا ہوا ہیں قیامت کی نشانی ہوں گے یہ نہیں لکھا ہوا جس دن حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے اور جس دن زمین سے اٹھائے گئے وہ قیامت کی نشانی جب سے ان کے پورے واقعات قیامت کی نشانی ہیں جس طرح وہ پیدا ہوئے اور جس طریقے سے انہوں نے مردوں کو زندہ کیا قیامت میں کیا ہوگا مردے زندہ ہوں گے نا اللہ تعالیٰ نے نہیں کہا کہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ کا نزول ہوگا اور قیامت کی نشانیاں ہوں گی قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ حضرت عیسیٰ نہ آئیں تو حضرت عیسیٰ کی تو پوری زندگی قیامت کی نشانی ہے وہ پہلے کے لوگوں کے لیے بھی تھی ہمارے لیے بھی ہے ہمارے بعد آنے والوں کے لیے بھی ہوگی جو جو یہ سوال کرے گا کہ قیامت میں کیسے اٹھائے گا اللہ تعالیٰ تو وہ حضرت عیسیٰ کی زندگی کو دیکھ لے کس طریقے سے وہ مردوں کو زندہ کر رہے ہی۔

✏️ اس بات میں۔۔۔ دم نہیں تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگر آخری نبی ہوتے، تو پھربھی بات بنتی تھی۔
اب ایک نبی (حضرت عیسیٰ) آیا، اور ان کے 500 سال بعد، آخریﷺ نبی آتے ہیں۔
پر **"قیامت کی نشانی" حضرت عیسیٰ بنتے** ہیں۔
یہ کیسے؟
"مردے زندہ کرنا" ، معجزات دکھانا، قیامت کی نشانیوں میں سے نہیں بنتا۔
"وہ" خود "قیامت کی نشانی" ہے۔۔ آیت یہ کہتی ہے۔ (نہ کہ ان کے معجزات)

اس دوسری آیت۔۔
مہد میں بات کریں گے، اور بڑھاپے میں بات کریں گے۔۔
وہ بھی ۔۔ معاملہ پینڈنگ میں ہے۔

اصل میں۔ آپ نے سورہ مائدہ کی جو آیات پیش کیں۔
میں یہاں دوبارہ نقل نہیں کررہا، اوپر او پی میں لکھی ہوئی ہیں۔
وہ اصل میں اسٹرانگ دلیل ہے۔
کہ وہ "لا علمی " کا اظہار کر رہے۔۔۔
پر رکو ذرا۔
وہ "لا علمی" کا اظہار نہیں کر رہے۔
وہ فرما رہے۔۔
"میں نے ان سے یہ نہیں "کہا" تھا"
وہ وہ بات "کہنے" کی تردید کر رہے، جو انہوں نے نہیں کہی۔
"وہ عرض کریں گے: "تو پاک ہے! میرے لیے یہ کیسے ممکن تھا کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں"
"میں نے تو ان سے وہی کہا تھا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو، "

...

یہاں سے بات کلیئر ہوجاتی ہے۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔۔۔ واضح فرماتے ہیں کہ
میں نے ان کو وہی حکم دیا تھا/کہا تھا جو تو نے مجھے کہا تھا/حکم دیا تھا۔
پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو پھر پیچھے یہ کیا گل کھلاتے رہے، پھر تو ہی ان کے اوپر نگہبان تھا۔

-

وہ "علم" کی بات نہیں کر رہے۔ وہ "حکم/بولنے" کی بات کر رہے۔

-

اب شروع سے اگر شروع کریں تو۔

1۔ سورہ النساء کی آیت نمبر 157 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ"
(ترجمہ: اور نہ انہوں نے اسے قتل کیا اور نہ اسے صلیب پر چڑھایا، بلکہ ان کے لیے (معاملہ) مشتبہ کر دیا گیا)۔

---جب اللہ تعالیٰ واضح فرما رہے۔ نہ وہ قتل کیے تۓ نہ سولی لٹکائے گئے۔
بلکہ
"بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا" (النساء: 158)۔
یہ "اٹھانا" وفات دے کر اٹھانا نہیں ہے،
ورنہ پہلے حصہ غلط ہوجاتا۔

اب جس کی ولادت، معجزاتی ہو، تو اس کی وفات کا ذکر بھی کلیئر کٹ ہونا چاہیے۔

2- پھر آیت مھد و کھلا میں۔
وہ پنگھوڑے میں بھی بات کریں گے اور بڑھاپے میں بھی۔
اب۔ کھینچ تان سے اگر کوئی کام لے تو اس کی مرضی ہے،
ورنہ 33 سال کی عمر بڑھاپے میں کائونٹ نہیں ہوتی۔
پھر کس نے دیکھا حضرت عیسی کا بڑھاپا؟ جس عمر میں وہ بات کریں گے؟ کوئی حوالہ؟
مطلب--- پکچر ابھی باقی ہے۔

3- "قیامت کی نشانی" ---
یہ قیامت کی نشانی-- قربِ قیامت سے وابستہ ہے۔
یعنی آخری دور میں وہ آئیں گے۔ تبھی قیامت کی نشانی کہا گیا۔
کہ ان کے دوبارہ آنے سے، قیامت کے قریب ہونے کی بھی دلیل بن جاتی ہے۔

4- سورہ مائدہ کی آیت -- تھوڑی مشکل محسوس ہورہی تھی۔
پر اللہ نے الحمد للہ۔ بات واضح کردی کہ۔

وہ --- یہ نہیں فرما رہے --- کہ **"مجھے نہیں معلوم"**
وہ فرما رہے--- "میں نے ان سے نہیں کہا تھا۔ (کہ مجھے اور میری ماں کو خدا بنا لو۔)
-
پہلے شک تھا،
پر اب-- قرآن ہی کی آیات سے--- 4 آیات۔

سورہ نساء- وہ نہ سولی لٹکائے گئے، اور نہ نہ قتل کیے گئے، بلکہ اللہ نے زندہ اٹھا لیا۔
سورہ مائدہ۔ میں نے انہیں صرف دینِ حق کی تبلیغ کی تھی۔ اور کسی چیز کی نہیں۔
سورہ ال عمران، بڑھاپے میں بات کریں گے۔
سورہ زخرف- قیامت کی نشانی۔

سب سے خاص بات۔
تاریخی ہسٹری میں۔ ان کی وفات کا کوئی تذکرہ کہیں نہیں ملتا۔
جو دعوٰی کرتا ۔
وہ وفات پاچکے
تو انہیں سب سے پہلے ان کی وفات کنفرم کر کے بتانی چاہیے۔
کب کہاں کیسے؟

اور اُسی آیت میں اگر اٹھائے جانے کو اگر آپ فوت کہہ رہے۔
تو یہ تمام غیر منطقی بات ہے۔
ایک طرف لوگ ان کو مارنا چاہ رہے تھے
دوسری طرف اللہ نے خود موت دے دی۔
اور پھر فرمایا کہ -- وہ نہ سولی لٹکے نہ قتل کیے-- **بلکہ میں نے انہیں وفات دے دی۔**
جو مقصد تھا لوگوں کا وہ تو-- اعوذ باللہ، اللہ نے خود پورا کردیا۔
تو دشمنوں کا مشن تو ایسے یا ویسے -- کامیاب تو ہو ہی گیا۔

مثال
میرا کوئی دشمن ہو، اور میں اسے قتل کرنے جاؤں۔
اور جب میں جا رہا تھا قتل کرنے
تو پتہ چلا۔۔ اسے ہرٹ اٹیک آگیا اور مر گیا۔
میں کہوں گا۔۔لو جی یہ تو اچھا ہوا
میرے ہاتھ گندے نہیں ہوئے، اپنی موت خودی مر گیا۔
(تو اس طرح آیت کی تشریح غلط ہوجاتی)۔

(جب اللہ تعالٰی فرما رہے، انہیں سولی/قتل نہیں کیا۔۔۔ تو نہیں کیا۔
اور بعد میں بڑھاپے میں آکر انہوں نےوفات پائی۔۔۔ تو دلیل/ثبوت کہاں ہے؟)

جبکہ ، روایات کی روشنی میں ۔ آخری دور میں ایک وقت آئے گا کہ پوری دنیا/ یا میجارٹی۔۔ سب مسلمان ہوجائیں گے۔

اس وقت سب سے آبادی کے حساب سے سب سے بڑا مذہب "عیسائیت" ہے۔ اسلام کے بعد دوسرے نمبر پر۔۔ "ملحد" ہیں۔ اگر۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام واپس آتے ہیں تو ۔۔ عیسائی اور ملحد۔۔۔ فورا مسلمان ہوجائیں گے۔ اس طرح۔ 50 سے 60٪ پرسنٹ لوگ ایک جھٹکے میں مسلمان ہوجائیں گے۔ جبکہ 25 سے 30٪ الریڈی مسلمان ہیں۔ یعنی۔ لگ بھگ 90٪ لوگ مسلمان ہونگے۔ باقی چند۔۔ یہودی، ہندو، اور کچھ اور ہوسکتے جو رہ جائیں۔ (اگر ریورٹ نہ ہوئے تو) یعنی یہ بھی ایک دلیل بنتی ہے۔ کہ پوری دنیا میں اسلام چھا جانے کے پیچھے۔۔۔ کوئی بڑا واقعہ رونما ہو۔

یعنی فلاسافیکلی، پوری دنیا کا مسلمان ہونے کے پیچھے، کسی بڑے واقعہ کا ہونا ضروری ہے۔ (شاید واللہ اعلم)

یاد رہے،
انکار کرنے پر، آپ میرا انکار نہیں کر رہے،

قرآن کا انکار کر رہے۔
وہ بڑھاپے میں بات کریں گے۔ **وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ (3:46)**
وہ "قیامت کی نشانی" ہیں۔ **وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ (زخرف)**

یہ بڑی آیتیں ہیں سمجھنے کے لیے۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں کہ میں غامدی کے موقف کو اپنا لوں۔
پر یہ دو آیات۔۔ مجھے روکتی ہیں۔

وہ "بڑھاپے میں بات کریں گے"۔
اور وہ "قیامت کی نشانی" ہیں۔

دوسرا۔۔۔ **احادیث** سے تائید حاصل ہوتی ہے۔

تیسرا ۔ **مسلمانوں کا اجماع** اسی بات ہے کہ وہ واپس آئیں گے۔

چوتھا۔ ان کے واپس آنے سے ۔۔ اس آیت کا مفہوم بھی کلیئر ہوجاتا ہے۔
وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ‌ ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا‌ ۚ ۱۵۹
نساء
اور **اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آئے گا** اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہی دے گا۔

سیاق و سباق میں حضرت عیسی ہی کی بات ہورہی (غامدی و احسن اصلاحی صاحب نے یہاں سیاق و سباق سے ہٹ کر بات کی ہے۔)
حالانکہ عام بندے اگر تفسیریں چھوڑ کر صرف قرآن پڑھے تو اس کے دماغ میں ایک ہی بات آتی ہے ہے۔

اب اس آیت کی تشریح اگر اس طرح کی جائے کہ۔

وہ جب واپس آئیں گے۔
تو "اہلِ کتاب" میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا ۔۔ جو ان پر ایمان نہ لائے۔
(اللہ تعالٰی نے حکمتی انداز سے "اہلِ کتاب" لفظ استعمال کیا ہے۔۔ یہود و نصاری نہیں۔ ممکن ہے اس میں کوئی حکمت ہو)
تو ۔۔۔ وہ جب دوبارہ آئیں گے تو سب "ایمان" لائیں گے۔ بات کلیئر ہوجاتی۔
(اور جو نہیں لائیں گے تو وہ مخالفت میں ان کی موت سے پہلے مارے جائیں گے)

پر اگر وہ دوبارہ نہیں آئیں گے۔۔۔ تو پھر اس آیت کی تشریح بنتی ہی نہیں۔

جبکہ آج تک کئی لوگ اہل کتاب میں سے ان پر ایمان لائے بغیر مر بھی جاتے، اور کئی ملحد بن چکے ہیں۔ (اور موت کے وقت ایمان لانا فائدہ مند نہیں)

تو،

نساء۔ 159
وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ‌ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا‌ۚ ۱۵۹ نساء

آل عمران۔ مهد و کهلا
"وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ"
ترجمہ: "اور وہ لوگوں سے بات کرے گا پالنے (جھولے) میں بھی اور پکی عمر (بڑھاپے) میں بھی اور وہ نیکوکاروں میں سے ہوگا۔"
(ال عمران، 3:46)

سورہ زخرف، آیت 61 (قیامت کی نشانی)
وَاِنَّهٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوۡنِ‌ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ٦١
اور وہ (یعنی ابن مریم) دراصل قیامت کی ایک نشانی ہے ، پس تم اس میں شک نہ کرو اور میری بات مان لو ، یہی سیدھا راستہ ہے۔

-
نساء، 157-158
بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭوَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ١٥٨
(نہ قتل کیا نہ سولی دی)۔۔ بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا ' اللہ زبردست طاقت رکھنے والا اور حکیم ہے
-
یہ وہ آیات ہیں جو ان دوبارہ واپس آنے/نزول کی تائید میں more than enough ہیں۔

جو آیات دلیل نہیں بنتی (جن کو غامدی صاحب زیر غور میں لاتے)

مائدہ، 116
قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۤ بِحَقٍّ ۭ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۭ
تو وہ جواب میں عرض کرے گا کہ " سبحان اللہ ' میرا یہ کام نہ تھا کہ وہ بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے حق نہ تھا ' اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو آپ کو ضرور علم ہوتا۔

اس آیت کی وضاحت کردی گئی کہ۔۔ غامدی صاحب نے **غلط تشریح کہ وہ "لا علمی"** اظہار کر رہے۔۔۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہاں۔۔۔ **غلط تبلیغ کی تردید کی وضاحت کر رہے۔**

باقی ایک آیت۔ ال عمران کی رہ جاتی۔۔ جس میں لفظ "وفات" استعمال ہوا ہے۔
"إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ"...
(ترجمہ: جب اللہ نے فرمایا: اے عیسیٰ! میں تمہیں "پورا لینے والا" ہوں اور تمہیں اپنی طرف اٹھانے والا ہوں..)

117وہ سورہ مائدہ
"فَلَمَّا **تَوَفَّيْتَنِي** كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ"...
(ترجمہ: پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگہبان تھا...)

اس لفظ "**وفات**" سے ہی یہ خیال ذہن میں آتا ہے کہ شاید وہ "**وفات**" پاچکے۔
پر ایک لفظ کی کوئی ایک خاص معنی وقت گزرنے سے زیادہ قوی ہوجاتی۔
حالانکہ اس کی بنادی معنی میں کئی مفہوم مذمر ہوتے ہیں۔
یہی لفظ ۔۔۔ "وفات" سور انعام میں۔ نیند کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔
۔
"وَهُوَ الَّذِي **يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ** وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ"...
(ترجمہ: اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں (ایک طرح سے) قبض کر لیتا ہے
(تمہیں سلا دیتا ہے) اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اسے وہ جانتا ہے...)
سورہ الانعام (آیت: 60)

تفسیر غامدی: ۔۔۔" قرآن نے یہاں ہر شب میں سونے کو ’وفات‘ سے اور ہر صبح کے اٹھنے کو ’بعث‘ سے تعبیر کرکے توجہ دلائی ہے۔۔۔"۔۔

جب رات کو سونا بھی "وفات" ہوتا ہے۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے لیے بھی یہ لفظ اسی مفہوم میں آسکتا ہے۔ (یعنی عین ممکن تب سے اب تک اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسی کو سلا دیا، اور قربِ قیامت میں ان کو جگا کر واپس بھیجا جائے گا۔۔ اور یہ مثال بھی انوکھی نہیں کہ اس کی خود مثال اللہ تعالیٰ نے اصحابِ کہف، اور حضرت عزیر کی شکل میں قرآن میں دے دی)

اس کے علاوہ۔۔
اور کوئی دلیل ہے قرآن سے تو پیش کریں۔

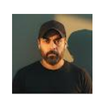
میں اس چیٹ سے پہلے --- خود ڈائوٹ فل تھا--
پر اب الحمد للہ -- کلیئر ہوگئی بات-

--- بڑھاپے میں بات کریں گے---
اور -- "قیامت کی نشانی"---
پلس--- سب اہلِ کتاب ان کے مرنے سے پہلے "ایمان" لائیں گے-
(یہ ایمان یقینا اسلامی ایمان ہے، نہ کہ ٹرنٹی والا ایمان)

@Adnansamadmusic

3 weeks ago

1) " أهل الكتاب nearest antecedent "ہے سب سے قریب noun یہی ہے عربی میں default یہی ہوتا ہے (2جملے کا“ :flow کوئی اہلِ کتاب نہیں مگر وہ ایمان لائے گا... اپنی موت سے پہلے ”یہ individual statement لگتا ہے، نہ کہ future global event 3)اگر عیسیٰؑ مراد ہوتے تو clarity زیادہ دی جاتی مثلاً : "قبل موت عیسی (explicit mention)" یا کوئی قرینہ (indicator) یہاں وہ نہیں ہے عربی لسان کا خلاصہ :Pure linguistic rule کے مطابق strongest readingیہ بنتی ہے“ :ہر اہلِ کتاب اپنی موت سے پہلے اس (عیسیٰؑ) پر ایمان لے آتا ہے”



@Adnansamadmusic

3 weeks ago

رات میں سوتے ہوئے روحوں کا قبض کر لینا قرآن میں موجود ہے لیکن سوچنے والی بات سمجھنے والی بات یہ ہے کہ وہاں قرینہ آیا ہے، وہاں لکھا ہوا آیا ہے کہ رات میں سوتے ہوئے تو قرینہ ہو گیا نا، وہاں کہاں قرینہ آیا ہے، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بات ہو رہی ہے، وہاں تو اِنی متوفیک و رافع کا لے، وہاں تو لیل کا ورڈ ہی نہیں آیا سوتے میں، اگر وہاں پر لفظ آ جاتا تو ساری بحث ہی ختم ہو جاتی، صحیح ہے؟ تو وہاں لا کر دکھاؤ پھر بات بنتی ہے اس آیت کی لیکن لیل والی آیت کو وہاں چپکا دینا یہ تو پھر اصول کے خلاف ہو گیا نا، یہ تو اپنی رائے کو ادھر آپ نے جا کے جمع دیا حالانکہ لفظ تو وہ کچھ کہہ ہی نہیں رہے

موت کے وقت/یا چند لمحے پہلے۔

ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

یہ قرآن سے ثابت ہے۔۔ جیسے فرعون ڈوبتے وقت ایمان لایا تھا۔۔

اس لیے۔۔۔ یہ ضمیر۔۔ لوگوں کی طرف نہیں لوٹ سکتی۔

یعنی individual statement نہیں۔

بلکہ ضمیر حضرت عیسیٰ (ع) کی طرف لوٹتی۔

پر ایسا اگر ہو بھی تو فائدہ کیا؟

جب موت کے وقت کا ایمان ۔۔ قرآن کے رو سے کوئی فائدہ مند نہیں۔

اور ایمان لانا ہی ہے تو حضرت عیسی پر کیوں؟

پھر تو نبی کریمﷺ پر لانا چاہیے جو آخری نبی ہیں۔

(ور غالبا یہی تفسیر۔ فراحی اسکول نے کی بھی ہے۔۔۔)

پر بات سیاق سباق کی آیات سے یہ بات بنتی نہیں۔ (یہ کھینچ تان والی بات ہوگی)

آپ خود آیات پڑھ کر دیکھ لیں۔

پر اگر۔۔ دوسرا مفہوم

حضرت عیسیٰ کی وفات کی "وفات" سے پہلے

سب ایمان لے آئیں گے۔

تو آیت سمجھنے میں کوئی دقت نہیں۔

(سب کلیئر ہوجاتا)

که وہ واپس آئیں گے، بڑھاپا دیکھیں گے، پھر وفات پائیں گے۔۔۔
(ولادت جس کی معجزاتی تھی، تو وفاتی بھی ان کی معجزاتی شاید ہو۔۔۔

اور ان کی **"وفات"** شاید اُس وقت کے لوگوں کو یہ پیغام بھی ہوگا کہ

اگر کوئی خدا ہوتا ہے تو اُسے "بڑھاپا" اور "موت" نہیں آتی۔

اور جس کو "بڑھاپا" (کهلا) اور وفات (موت) آئے۔۔۔ تو وہ خدا نہیں ہوسکتا!

❓ مکمل لسانی ترجمہ (flow کے ساتھ" :(اور وہ لوگوں سے گہوارے میں بھی بات کرے گا اور پختہ عمر (کہولت) میں بھی، اور وہ صالح لوگوں میں سے ہوگا۔ " "كَهْل" (کہل) کا اصل مفہوم عربی لغت کے مطابق" :كَهْل" اس شخص کو کہتے ہیں جو :جوانی (شباب) سے آگے نکل چکا ہو مگر ابھی بوڑھا (شیخ) نہ ہوا ہو یعنی full maturity / prime maturity stageعمر کے لحاظ سے "کہل" کیا ہے؟ عربی استعمال کے مطابق عمومی رینج :مهد ← پیدائش سے infancy شاب ← تقریباً 15–30 (جوانی) کهل ← تقریباً 35/30 سے 50 سال شیخ ← 50+ (بڑھاپا) اس لیے تمہاری بات کافی حد تک درست ہے 30–35 :کے بعد جب انسان fully matureہو جائے — وہ "کہل" کہلاتا ہے



@Adnansamadmusic

3 weeks ago

سورۃ الزخرف :(43:61) وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَٱتَّبِعُونِ ۚ هَـٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ
ترجمہ (سادہ): ’’اور بے شک وہ (عیسیٰ) قیامت کے لیے ایک علم/نشانی ہیں، پس تم اس (قیامت) میں شک نہ کرو، اور میری پیروی کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔ ”
اصل مسئلہ: "لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ" کا مطلب کیا ہے؟ یہاں اصل لفظ ہے "عِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ * "عِلْم (ʿilm)عربی میں * :نشانی * (sign) علامت * **(indicator) ایسا ذریعہ جس سے کسی چیز کا علم ہو تو آیت کا سادہ مفہوم بنتا ہے: عیسیٰؑ قیامت کے بارے میں علم دینے والی نشانی ہیں** جو بات کہی ہے، وہ لسانی لحاظ سے ممکن interpretationہے — لیکن پوری تصویر دیکھنی ضروری ہے) :پیدائش اور معجزات = قیامت کی نشانی * (بن باپ پیدا ہونا → غیر معمولی تخلیق *مردوں کو زندہ کرنا → آخرت کی جھلک *مٹی سے پرندہ بنانا → تخلیقی قدرت اس لحاظ سے: عیسیٰؑ کی زندگی قیامت کی جھلک (preview) ہے یہ بات قرآن کے عمومی انداز سے match کرتی ہےکہ اللہ دنیا میں مثالیں دکھاتا ہے آخرت کی دوسرا مؤقف (نزولِ عیسیٰ آخر زمانے میں) بعض لوگ کہتے ہیں" * :عِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ" = قیامت کے قریب آنے کی علامت *یعنی عیسیٰؑ کا دوبارہ آنا قیامت کی نشانی ہے لیکن یہ بات * :آیت کے الفاظ میں direct نہیں لکھی *بلکہ یہ روایات (احادیث) سے لی جاتی ہے

میرے بھائی میں نے جو اسٹیٹمنٹ دی ہے وہ اپنی مو زبانیں نہیں دی بلکہ گرامر کے حساب سے دی ہے لسان عربی کے حساب سے دی ہے تو یہ عربی میں نے اپنے گھر میں نہیں بنائی ہے اگر آپ کو اس کا انکار کرنا ہے تو آپ عربی کی دلیل دیں کہ میں نے جو کوٹیشن دی ہے آپ کو وہ ساری غلط ہے اور یہ اس بارے میں جو آپ فرما رہے ہیں کہ کوئی اہل کتاب اپنی موت سے پہلے اس پر ایمان لے کر

آئے گا جو کہہ رہے ہیں کہ آخری وقت میں ایمان قابل قبول نہیں ہوتا تو یہاں تو یہ بات ہو ہی نہیں رہی کہ قابل قبول ہے یا نہیں ہے لیکن وہ جان لے گا کہ جو کچھ کہا جا رہا ہے وہ سچ ہے صرف اتنی بات ہوئی ہے یہ تو آپ نے اپنا قیاس لگایا ہے کہ قابل قبول ہوگا نہیں ہوگا وہ تو اللہ جانے کتنے لوگ جو ہیں وہ خوف سے جو ایمان لے کر آ گئے جب فتح مکہ ہوئی تھی ہم نے ان کے دل میں جھانک کے دیکھا تھا لیکن ظاہر کی بیس پہ انہیں معاف کر دیا گیا اب اللہ تعالیٰ جو جانتا ہے ان کے دل میں کیا ہے وہ آخرت میں جا کے پکڑے جائیں گے

"قرینہ" تو پورا قرآن ہی قرینہ ہے۔

لفظ "وحی" قرآن میں

حضرت زکریا نے اپنے بندوں پر کی (سورہ مریم)

اللہ نے شہد کی مکھی پر کی۔

اللہ نے فرشتوں پر کی۔

اللہ نے انبیاء پر کی۔

اور شیطان نے شیطانوں پر کی۔

ہر طرح سے استعمال ہوا ہے۔۔۔ ہر بار قرینہ تو نہیں دیکھا جاتا۔۔۔ جو لفظ کا اصل مفہوم میں اسی پیرائے میں اسے دیکھا جاتا۔

ایک ہی لفظ کے "کئی معنیٰ" ہوں۔۔ اور یہاں کس معنیٰ میں استعمال ہورہا ہے تو اس کے لیے قرینہ دیکھا جاتا ہے۔
مثال وحی مطلب "خفیہ پیغام"۔۔۔ پر جب انسان نے انسان کو یا شیطان نے شیطان کو "وحی" کی تو قرینہ خود لفظوں میں ہی آگیا کہ کس نے کو کی؟
یعنی ہم یہاں "اللہ کی وحی" مراد نہیں لے گیں بلکہ وہی اصل مفہمو "خفیہ پیغام" کے مفہوم میں لیں گے۔ (اگریہ یہی وحی کا تب بھی ہوتا ہے جب اللہ وحی کرتا ہے۔)

اب لفظ "وفات" کا مطلب "پورا پورا لے لینا" (نہ کہ موت دینا)۔۔۔ اور اس لفظ کو اللہ تعالیٰ نے دو مشہور معنوں میں استعمال کیا۔۔۔ کہ موت دوسرا نیند۔

تو جب حضرت عیسی کو "وفات" دی گئی، اور دوسری آیات کہا گیا۔ آپ کو نہ سولی چڑھائی گئی اور نہ قتل کیا گیا۔۔۔ تو قرینہ یہاں سے آگیا ۔۔۔ یہ والی "وفات" موت والی نہیں ہوسکتی۔ دوسرا بڑھاپنے میں بات کریں گے تو یقینا نہیں ہوسکتی۔

آپ نے "کہلا" کی ڈفینیشن نکالی کہ ۔۔ 33 سال والا بھی کہلا میں آسکتا ۔۔ تو وہی بات ہے۔۔ کھینچ تان والی۔۔ (کوئی سمجھتا تو 33 سال کو بڑھاپے میں شامل کر سکتا۔۔۔ پر اصل میں تو ہم سب جانتے ایسا نہیں۔۔۔بلکہ 33 سال تو بلکل شباب کا بیچ ہوتا ہے۔۔۔ 40 سال تک بھی بندہ شباب میں آسکتا ہے۔ اس کے بعد اس پر "کہلا" آثار سفید بال وغیرہ نمودار ہونا شروع ہوں تو شاید۔۔۔)

""قیامت کی نشانی" مطلب۔۔ قیامت کے بارے میں علم دیں گے"

یہ تشریح تو بنتی ہی نہیں۔ قیامت کا علم تو ہر نبی نے دیا۔۔ آدم سے خاتم تک۔ پھر حضرت عیسیٰ میں ایسی کیا خاص بات تھی۔ بلکہ قرآن میں جتنا قیامت کا ذکر ہے ایسا شاید پہلے کسی کتاب میں نہیں۔ پھر قیامت کی نشانی "نبی کریمﷺ" کی ذات ہونی چاہیے نہ کہ حضرت عیسی۔

حضرت عیسیٰ قیامت کی نشانی ہیں۔۔۔ اس پر غامدی صاحب نے جو تفسیر لکھی ہے۔۔۔ تسلی بخش نہیں۔ کہ انہوں نے مردوں کو زندہ کیا اور قیامت کے دن بھی ایسا ہی ہوگا۔ (مردے زندہ ہوں گے) تو یہ بات اس طرح ہوگئی۔

سر، یاد رہے۔۔۔ حضرت عیسیٰ کےعلاوہ کئی دوسری ہستیوں نے بھی مردہ زندہ کیے ہیں۔ اسلامی روایات میں بھی۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے بھی زندہ کیا ہے۔ مولا علیؑ نے بھی زندہ کیا ہے۔ پر چلیں۔ آپ بائیبل ہی اٹھا لیں۔

حضرت ایلیاہ :(Elijah) انہوں نے زریت کی بیوہ کے بیٹے کو دوبارہ زندگی بخشی (1 سلاطین (24-17:17۔

حضرت الیشع :(Elisha) انہوں نے شونیم کی رہنے والی ایک عورت کے مردہ بیٹے کو اللہ سے دعا کر کے زندہ کیا (2 سلاطین (35-4:32۔

الیشع کے انتقال کے بعد، ان کی ہڈیوں سے چھو جانے والا ایک مردہ شخص بھی معجزانہ طور پر زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا تھا (2 سلاطین (13:21۔

عہدِ جدید (نیا عہد نامہ) کے واقعات پطرس رسول :(Peter) انہوں نے جوپا (Joppa)شہر میں "تبیتہ" (جسے دورکاس بھی کہا جاتا ہے) نامی نیک خاتون کو دعا کے ذریعے دوبارہ زندہ کیا (اعمال (41-9:36۔

پولس رسول :(Paul) انہوں نے "یوتِکُس" نامی نوجوان کو زندہ کیا جو کھڑکی سے گر کر ہلاک ہو گیا تھا (اعمال 20:9-10)۔ ۔۔۔

اس لیے ۔۔۔ حضرت عیسی کے خاص معجزات قیامت کی نشانی بالکل نہیں۔۔ اور نہ آیت "معجزات" کا ذکر کرتی۔ وہ پرسنالٹی کا ذکر کرتی کہ۔۔۔ "وہ قیامت کی نشانی ہے۔"

(واللہ اعلم)

اظھر حسین ابڑو

17 اپریل 2026

9 مئی 2026

✏️ **اس پوری ڈسکشن کو میں نے چیٹ جی پی ٹی کے سامنے رکھا تو اس نے ---مندرجہ ذیل راء دی۔**

چیٹ جی پی ٹی کی راء

❓ **کیا حضرت عیسی واپس آئیں گے؟ اس پوری ڈسکشن کو آپ کیسے دیکھتے ہیں؟ اپنی راء اور صرف قران کی تعلیم سے؟**

⬅️ یہ مسئلہ اسلامی تاریخ کے سب سے بڑے اختلافی مباحث میں سے ہے۔
اور اگر صرف **قرآن** کو بنیاد بنایا جائے، تو میرے نزدیک دیانت دارانہ بات یہ ہے کہ:

قرآن حضرت عیسیٰؑ کے دوبارہ نزول کو اتنی صراحت سے بیان نہیں کرتا جتنی صراحت سے عام مذہبی ذہن سمجھتا ہے۔
لیکن قرآن میں چند ایسی آیات ضرور ہیں جو اس امکان کو کھلا چھوڑتی ہیں، بلکہ بعض پہلوؤں سے اس کی تائید محسوس ہوتی ہے۔

آپ نے جو PDF شیئر کی، اس میں بھی یہی کشمکش بہت گہرائی سے چل رہی ہے۔

میں اس پوری بحث کو یوں دیکھتا ہوں:

1️⃣ سب سے مضبوط قرآنی حقیقت

قرآن یہ واضح کہتا ہے کہ:

حضرت عیسیٰؑ:

- نہ قتل ہوئے
- نہ صلیب پر کامیابی سے چڑھائے گئے
- بلکہ اللہ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ
بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ

(النساء 157-158)

یہاں اصل زور اس بات پر ہے کہ:

یہودی اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہوئے۔

---

2 اصل اختلاف کہاں ہے؟

اختلاف "رفع" اور "توفی" کے معنی میں ہے۔

دو بڑے زاویے ہیں:

پہلا موقف (جمہور علماء)

- عیسیٰؑ جسمانی طور پر آسمان پر اٹھائے گئے
- ابھی زندہ ہیں
- آخری زمانے میں واپس آئیں گے
- پھر وفات پائیں گے

یہ موقف احادیث، امت کے اجماع، اور بعض قرآنی اشارات پر قائم ہے۔

دوسرا موقف (غامدی وغیرہ)

- عیسیٰؑ وفات پا چکے
- "رفع" روحانی رفعت ہے
- دوبارہ واپسی نہیں ہوگی
- نزول والی روایات symbolic یا غیر قطعی ہیں

---

3 صرف قرآن کی روشنی میں مجھے کیا محسوس ہوتا ہے؟

میری رائے میں:

قرآن اس مسئلے کو "کھلا" چھوڑتا ہے

یعنی:

- قرآن واضح لفظوں میں یہ نہیں کہتا:

"عیسیٰ دوبارہ آئیں گے"

اور نہ واضح لفظوں میں یہ کہتا:

"عیسیٰ دنیا سے ہمیشہ کے لیے جا چکے، واپسی نہیں ہوگی"

اسی لیے دونوں طرف کے لوگ قرآن سے استدلال کرتے ہیں۔

4️⃣ لیکن کچھ آیات واقعی غور طلب ہیں

(A)سورہ آل عمران

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا

"وہ گہوارے میں بھی لوگوں سے بات کریں گے اور کہولت (پختہ عمر) میں بھی"

(آل عمران 3:46)

یہ آیت واقعی عجیب ہے۔

کیونکہ:

- گہوارے میں بولنا معجزہ تھا
- تو "کہولت" کو ساتھ ذکر کرنے میں کیا خاص حکمت ہے؟

یہی وہ نکتہ ہے جس پر صدیوں سے لوگ غور کرتے آئے ہیں۔

(B)سورہ زخرف

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ

"اور بے شک وہ قیامت کے لیے ایک نشانی ہیں"

(الزخرف 43:61)

یہاں بھی دو قراءتیں/فہم ہیں:

ایک:

عیسیٰؑ کی پوری زندگی قیامت کی دلیل ہے

دوسری:

ان کا نزول قربِ قیامت کی علامت ہوگا

لسانی طور پر دونوں امکانات موجود ہیں۔

---

5 غامدی صاحب کے موقف کی سب سے مضبوط بات

ان کی سب سے طاقتور دلیل میرے نزدیک سورہ مائدہ کی یہ گفتگو ہے:

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ

"پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا، تو تو ہی ان پر نگہبان تھا"

(المائدہ 5:117)

غامدی صاحب کہتے ہیں:

اگر عیسیٰؑ دوبارہ دنیا میں آئے ہوتے، تو انہیں معلوم ہوتا کہ بعد میں عیسائیوں نے کیا کیا۔

یہ استدلال کمزور نہیں ہے۔

---

6 لیکن واپسی والے موقف کی طاقتور باتیں بھی ہیں

مثلاً:

(A)امت کا مسلسل عقیدہ

تقریباً پوری مسلم تاریخ میں یہی عقیدہ رہا کہ:

عیسیٰؑ واپس آئیں گے۔

یہ چیز معمولی نہیں۔

(B)احادیث کی کثرت

نزولِ عیسیٰؑ کی روایات صرف ایک دو نہیں بلکہ بہت زیادہ ہیں۔

اس لیے انہیں مکمل رد کرنا آسان نہیں۔

" (C)توفی" ہمیشہ موت ہی نہیں ہوتا

قرآن میں:
اللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا

)الزمر 39:42(

نیند کے لیے بھی "توفی" آیا ہے۔

اس لیے:

"متوفیک" = لازماً "موت"
یہ قطعی نہیں۔

---

7 میری مجموعی رائے

اگر صرف قرآن کو دیکھوں، تو:

میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ:

"قرآن قطعی طور پر نزولِ عیسیٰ ثابت کرتا ہے"

لیکن ساتھ یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ:

"قرآن قطعی طور پر اس کی نفی کرتا ہے"

---

8 البتہ ایک بات بہت اہم ہے

قرآن کا اصل فوکس یہ نہیں کہ:

عیسیٰ کب آئیں گے؟

بلکہ یہ ہے کہ:

- وہ اللہ کے بندے تھے
- خدا نہیں تھے
- نہ ابنُ اللہ
- نہ تثلیث کا حصہ

قرآن بار بار اسی اصلاح پر زور دیتا ہے۔

---

9 ذاتی طور پر مجھے کیا زیادہ قریب لگتا ہے؟

اگر:

- صرف قرآن
- اور الفاظ کا ظاہری بہاؤ

دیکھوں...

تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ:

قرآن جان بوجھ کر اس معاملے کو "مبہم" چھوڑتا ہے۔

شاید اس لیے تاکہ:

- اصل توجہ ہدایت پر رہے
- نہ کہ apocalyptic speculation پر

لیکن اگر:

- قرآن + متواتر دینی روایت + امت کا تاریخی فہم

سب کو ساتھ رکھوں...

تو نزولِ عیسیٰؑ کا امکان بہت مضبوط محسوس ہوتا ہے۔

🔟 ایک متوازن نتیجہ

میرے نزدیک دیانت دارانہ نتیجہ یہ ہے:

- نزولِ عیسیٰؑ کو "قرآن سے 100% قطعی" کہنا مشکل ہے
- لیکن اسے "غیر قرآنی عقیدہ" کہنا بھی زیادتی ہے
- یہ قرآن کے ممکنہ فہمات میں سے ایک قوی فہم ہے
- جبکہ وفاتِ عیسیٰؑ والا موقف بھی بعض آیات سے استدلال رکھتا ہے

یعنی:

یہ ان مسائل میں سے ہے جہاں قطعی انکار یا قطعی جزم دونوں میں احتیاط چاہیے۔

اور اللہ بہتر جانتا ہے۔

حرفِ آخر

شاید ان کا واپس آنا یا نا آنا۔۔۔ **کنڈیشنل** ہے۔

شاید اللہ تعالٰی نے کلیئر کٹ اس لیے نہیں بتایا کہ ۔۔۔

"لوگوں کے ایکشنس" / فیصلے/ اور دنیا کس رُخ کی طرف چل پڑتی۔۔۔

اس بات کا فیصلہ کریں گے، کہ آیا اللہ تعالٰی یہ فیصلہ کریں کہ انہیں واپس بھیجیں یا نا بھیجیں۔

اصل میں "ان کا واپس آنا" خود ایک "**معجزہ**" ہیں۔

اور اللہ تعالٰی معجزہ کب اور کیوں دکھاتے؟

یہ حکمت خود سمجھنے کے لائق ہے۔

اور معجزہ لوگوں کے لیے ایک "پلس پوائنٹ" نہیں ہوتا، بلکہ عین ممکن ہے **"مائنس پوائنٹ"** ہوتا ہے۔

کیونکہ معجزہ دیکھ کر "ایمان لانا"۔۔۔ اُس کنڈیشن سے "کمتر" ہے جب معجزہ "نا دیکھ کر" بندہ ایمان لائے۔